(آئمہ اطہار علیہم السلام کے حالات زندگی)

آیت اللہ علامہ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ

مولانا سید صفدر حسین نجفی رحمۃ اللہ علیہ

مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور پاکستان

قرآن سینٹر 24 الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور۔ 0321-4481214,042-37314311

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔تذکرۃ الاطہارؑ

مؤلف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آیۃ اللہ علامہ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ

مترجم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا سید صفدر حسین نجفی رحمۃ اللہ علیہ

کمپوزنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔فضل عباس سیال (الحمد گرافکس لاہور)

سال اشاعت۔۔۔۔۔۔۔۔مارچ 2012ء

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور

ہدیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

## ملنے کا پتہ

قرآن سینٹر 24 الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور

فون نمبرز۔ 0321-4481214,042-37314311

امابعد پس اللہ سے ڈرو اے اللہ کے بندو! اور فتنہ و تفرقہ بازی کی طرف قدم نہ بڑھاؤ کیونکہ اس میں مرد ہلاک اور خون بہیں گے اور مال غصب ہوں گے میں تو اس سے جنگ نہیں کروں گا جو مجھ سے جنگ نہ کرے اس کے درپے نہیں ہوں گا جو میرے درپے نہ ہو اور میں تم میں سے سوئے ہوئے کو بیدار نہیں کروں گا اور نہ تم سے تعرض کروں گا اور میں احتمال بدگمانی اور تہمت پر کسی مو کا اخذہ نہیں کروں گا لیکن اگر تم میرے سامنے منہ پھیرا اور اظہار تکبر کیا اور اپنی بیعت توڑ دی اور اپنے حاکم و پیشوا کی مخالفت کی تو قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں ضرور تمہیں اپنی اس تلوار سے ماروں گا جب تک اس کا قبضہ میرے ہاتھ میں رہا اگرچہ تم میں سے میرا کوئی بھی ناصر و مددگار نہ ہوا، میں امید رکھتا ہوں کہ تم میں سے جو درستی کو پہچانتے ہیں وہ ان سے زیادہ ہیں جنہیں باطل ہلاک کردے گا۔

پس اس کے سامنے عبداللہ بن مسلم بن ربیعہ حضرمی جو بنی امیہ کا حلیف تھا کھڑا ہوگیا وہ اس سے کہنے لگا اے امیر جو آپ دیکھ رہے ہیں اسے ظلم و جنگ کے علاوہ کوئی چیز درست نہیں کرسکتی اور جس رائے پر آپ ہیں اپنے اور اپنے دشمن کے درمیان، یہ تو ان کی رائے ہے جنہیں کمزور سمجھ لیا گیا ہو تو نعمان نے اس سے کہا میں اللہ کی نافرمانی میں غلبہ پانے والوں میں شمار ہوتا ہوں، پھر وہ منبر سے اتر آیا اور عبداللہ بن مسلم وہاں سے نکلا تو اس نے یزید بن معاویہ کو خط لکھا

امابعد بے شک مسلم بن عقیل کوفہ میں آیا ہے اور شیعوں نے حسین بن علیؑ کے لیے اس کی بیعت کرلی ہے تو اگر آپ کو کوفہ کی ضرورت ہے تو اس کی طرف کوئی طاقت ور مرد بھیجو جو آپ کے حکم کو صادر اور اس طرح کا عمل کرے جس طرح آپ کا اپنے دشمن سے عمل ہوتا ہے کیونکہ نعمان بن بشیر ایک کمزور آدمی ہے یا اپنے کو کمزور ظاہر کرتا ہے۔

پھر یزید کی طرف عمارہ بن عبہ نے بھی اسی قسم کا خط لکھا پھر عمر بن سعد بن ابووقاص نے بھی ایسا ہی خط لکھا تو جب یزید کے پاس اتنے خطوط پہنچے تو اس نے معاویہ کے لام سرجون کو بلایا اور اس سے کہا کہ

تمہاری کیا رائے ہے حسین علیہ السلام نے کوفہ کی طرف مسلم بن عقیل کو بھیجا ہے اور وہ اس کے لیے بیعت لے رہا ہے اور مجھے نعمان کے متعلق کمزوری اور بری بات پہنچی ہے تو تم کیا کہتے ہو، کوفہ کا عامل کسے بناؤں؟

اور یزید، عبیداللہ بن زیاد پر ناراض تھا، تو سرجون نے کہا کیا تم سمجھتے ہو اگر معاویہ زندہ ہوتا اور وہ آپ کو کسی رائے کے متعلق اشارہ کرتا تو آپ اسے نہ لیتے! یزید نے کہا کیوں نہیں ضرور لیتا، راوی کہتا ہے کہ پس سرجون نے عبیداللہ بن زیاد کے کوفہ پر والی ہونے کا پروانہ نکالا اور کہنے لگا کہ یہ معاویہ کی رائے ہے وہ مرگیا اور اس تحریر کا حکم دے گیا پس ( کوفہ و بصر ) دونوں شہر عبیداللہ کے لیے اکٹھے کردو یزید نے اس سے کہا کہ میں ایسا ہی کروں گا، عبیداللہ کا پروانہ ولایت اس کو بھیج دو پھر اس نے عمرو باھلی کے بیٹے مسلم کو بلایا اور اس

کے ہاتھ خط لکھ کر بھیجا۔

امابعد بات یہ ہے کہ اہل کوفہ میں سے میرے شیعوں نے مجھے لکھا ہے وہ مجھے خبر دیتے ہیں کہ ابن عیل کوفہ میں لوگوں کو جمع کر رہا ہے تا کہ مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرے تو جب میرا یہ خط تمہیں ملے تو فوراً کوفہ کی طرف جاؤ اور ابن عقیل کو اس طرح تلاش کرو کہ جس طرح نفیس گوہر کو تلاش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس پر کامیابی حاصل کر لو اور پھر مضبوطی سے اسے قید کر دو، یا قتل یا شہر بدر کر دو۔ (والسلام)

# عبیداللہ بن زیاد کا کوفہ آنا

حکومت کوفہ کا پروانہ مسلم بن عمرو کے حوالے کیا۔

جس نے بصرہ میں جا کر عبیداللہ کے سامنے پروانہ اور خط پیش کیا تو عبیداللہ نے اسی وقت تیاری کا حکم دیا اور روانگی دوسرے دن رکھی، چنانچہ بصرہ سے نکلتے وقت اپنے بھائی عثمان کو وہاں اپنا جانشین مقرر کیا اور خود کوفہ کی طرف روانہ ہو گیا اس کے ساتھ مسلم بن عمرو باہلی اور شریک بن اعورؔ حارثی اور اس کے خدام واہل خانہ تھے یہاں تک کہ وہ کوفہ میں داخل ہوا اور آنحالیکہ کہ اس نے سیاہ عمامہ منہ ڈھانپ کر باندھ رکھا تھا چونکہ لوگوں کو یہ خبر پہنچ چکی تھی کہ امام حسینؑ ان کی طرف آ رہے ہیں تو وہ آپ کے آنے کے منتظر تھے پس جب انہوں نے عبیداللہ کو دیکھا تو گمان کیا کہ امام حسین علیہ السلام آپ گئے ہیں۔

پس وہ (لعین) کسی گروہ کے پاس سے نہیں گزرتا تھا مگر یہ کہ وہ اس پر سلام کرتے اور کہتے کہ مرحبا اے فرزندِ رسولؐ آپ نے اچھی جگہ قدم رنجہ فرمایا جب امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ان کا خوشی کا اظہار دیکھا تو اسے برا لگا اور جب انہوں نے کثرت سے اظہار خوشی و سرور دیکھا تو مسلم بن عمرو نے کہا کہ

پیچھے ہٹو یہ تو امیر عبیداللہ بن زیاد ہیں وہ لعین چلتا رہا یہاں تک کہ قصر الامارہ تک رات کے وقت پہنچا اور اس کے ساتھ ایک جماعت تھی کہ جنہوں نے اسے گھیر رکھا تھا تو (قصر الامارہ) والے شک نہیں رکھتے کہ یہ حسینؑ ہیں پس نعمان بن بشیر نے اپنا اور اپنے خواص کا دروازہ بند کر لیا جس پر ابن زیاد کے کسی ساتھی نے پکار کر کہا کہ دروازہ کھولو تو اوپر سے نعمان نے جھانک کر دیکھا وہ گمان کرتا تھا کہ یہ حسینؑ ہیں پس وہ کہنے لگا کہ

میں آپؑ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ آپ چلے جائیں خدا کی قسم میں اپنی امانت آپ کے سپرد نہیں کروں گا اور مجھے آپ سے جنگ کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔

اس نے کوئی جواب نہ دیا اور کچھ قریب ہوا جس پر نعمان نے محل کے اوپر سے جھانکا تو ابن زید نے گفتگو کی اور کہا

دروازہ کھولو تجھے کامیابی نصیب نہ ہو تیری رات تو طویل ہو گئی ہے!